سوال

نکاح کے لیے ولی کی شرط

جواب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

میرے ایک قریبی دوست کوایک مسئلہ درپیش ہے، وہ خودچونکہ انٹرنیٹ استعمال نہیں کرتے لہذاان کے توسط سے یہ سوال میں یہاں پیش کررہاہوں۔ میرے دوست کی ایک جگہ شادی طے پائی ہے۔ شادی طے کرتے وقت والد، والدہ اوروالد کا پوراخاندان اس شادی پر رضامند نہیں ہے، کیااس کانکاح د

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

مد!

یعت مطہرہ میں نکاح کے لیے ولی کی اجازت کولازم قراردیاگیاہے۔ لیکن ولی کی اجازت مرد کے لیے شرط نہیں ہے بلکہ یہ عورت کے ساتھ خاص ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے ارشادفرمایا:

رأة نکحت بغیر إذن موالیها فنكاحها باطل ثلاث مرات»

(ابوداؤد: 2083)

نے ولی کی اجازت کے بغیر نکاح کیا، اس کانکاح باطل ہے۔ آپ ﷺ نے یہ کلمات تین مرتبہ دہرائے۔''

کم خواتین کے لیے ہے نہ کہ مردوں کے لیے۔ مردخوداپناولی ہے وہ شریعت کے احکامات کوملحوظ رکھتے ہوئے کہیں بھی اپنانکاح کرسکتاہے۔ البتہ لڑکے کوچاہیئے کہ وہ نکاح کرتے ہوئے والدین کی رضامندی کواولین ترجیح دے۔ اورحتی المقدوراپنے والدین کوناراض نہ کرے۔ بالخصوص جب ان کی رضامیں

حرم علیکم عقوق الأمهات»

(صحیح بخاری: 2408)

لیٰ نے تم پرماؤں کی نافرمانی کوحرام فرمادیاہے۔''

اس تصریح کے بعدمذکورہ سوال کے جواب میں ہم یہی کہیں گے کہ والدہ کی رضامندی کے بغیرنکاح تودرست ہوگا۔ لیکن اگروالدہ اس وجہ سے راضی نہیں ہیں کہ وہ لڑکی میں کوئی شرعی عیب دیکھتی ہیں توپھروالدہ کی رضاکوسامنے رکھتے ہوئے شادی کے فیصلے پرنظرثانی کی جاسکتی ہے۔

ذاماعندی واللہ اعلم بالصواب

محدث فتوی

فتوی کمیٹی